پاک چین دوستی کے 70 سال – آہنی دوستی کی درخشاں مثال

سفیرِ پاکستان معین الحق

21مئی 2021کو پاکستان اور چین اپنے سفارتی تعلقات کے قیام کی سترھویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ یہ دن دونوں ممالک کے لئے ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کے 70 سال احترام و اخوت، بھائی چارے اور باہمی اشتراک کی زریں مثالوں سے عبارت ہیں۔ دونوں ممالک کی دوستی نے عصرِ حاضر کے عالمی سیاسی منظر نامے پر اپنے گہرے نقوش چھوڑےاور علاقائی امن و سلامتی کے نئے امکانات روشن کئے ہیں۔

پاک چین دوستی کا پھیلاؤ بہت وسیع اور عمیق ہے۔ یہ عظیم شراکت داری تاریخ، سیاست، جغرافیے اور ثقافتی عوامل کی مرہون منت ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے چینی اور پاکستانی تہذیب کے مابین روابط کاآغاز ہوا جب چین سے آنے والے بے شمار سیاح اور مفکرٹیکسلا اور سوات کی بُدھ عبادتگاہوں میں حکمت اور دانائی کے حصول کے لئے جمع ہوئے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جدید پاکستان کے قدیم تہذیبی مراکز ہی چین اور وسیع تر مشرقِ بعید میں بدھ مذہب کے پھیلاؤ کا محرک بنے۔ علاوہ ازیں شاہراہِ ریشم نے ازمنہ قدیم سے ہی چین اور پاکستان کو تجارتی اور معاشی حوالے سے مربوط کیااوردورِجدید کے باہمی تعلقات کی بنیادرکھی۔

21مئی 1951 کو پاکستان اور چین نے ماضی کے اس عظیم ورثے کی بنیاد پر اپنے قدیم دوستانہ تعلقات کو نئے سرے سے مرتب کیا۔ پاکستان مسلم دنیا کا پہلا ملک تھا جس نے 1949 کے سوشلسٹ انقلاب کے بعد چین کو تسلیم کیا۔ یہ وہ دور تھا جب عالمی سیاست جنگِ عظیم دوئم کی ہلاکت آفرینیوں کے بعد ایک نئی حدبندی کا شکار ہو چکی تھی۔ پاکستان اور چین کو نوزائیدہ مملکت ہونے کے ناطے گوناگوں پیچیدہ اور گمبھیر مسائل کا سامنا تھا۔ اِن بڑے مسائل میں سرد جنگ کی ریشہ دوانیاں، ہندوستان کے ساتھ دونوں ممالک کے سرحدی تنازعات اور اندرونی معاشی بحران نمایاں تھے۔

پاکستان اور چین کے عوام اور حکومت نے اِن نا مساعد حالات میں سیاسی بصیرت اور سفارتی حکمتِ عملی کا ثبوت دیا اور باہمی تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی بنیاد رکھی۔ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم نے یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کئے اور یوں اس عظیم شراکت داری کا آغاز ہواجو جلد ہی جدید تاریخ میں بین الاقوامی تعلقات کی ایک منفرد مثال بن گئی۔

پاکستان اور چین ستر سالہ تاریخ میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ہمرکاب اور معاون رہےہیں۔ چاہے وہ عالمی سیاست کی متلاطم خیز لہریں ہوں یا اندرونی سیاسی و معاشی بحران، وبائی امراض کا پھیلاؤ ہو یا قدرتی آفات کی ہلاکت خیزیاں، پاکستان اور چین کی آہنی دوستی اور عزم و استقلال میں کبھی کوئی دراڑ نہیں پڑی۔ دونوں ممالک نے باہمی طور پر اور عالمی ایوانوں میں ایک دوسرے کے مفادات کا بھرپور تحفظ کیا اور مؤقف کی بڑھ چڑھ کر تائید کی۔

سرد جنگ کے زمانے میں پاکستان نے چین کے لئے ایک پُل کا کردار ادا کیا اور اقوام متحدہ میں چین کے حقوق کی بحالی کے لئے ایک قائدانہ کردار ادا کیا۔ پاکستان نے ہمیشہ شن جیانگ، ہانگ کانگ، تائیوان، تبت اور بحرِ جنوبی چین کے مسائل پر چینی مؤقف کی بھر پور حمایت کی ہے۔ پاکستان کے اصولی مؤقف اور برادرانہ جذبات کی چین میں ہمیشہ بہت پذیرائی کی گئی ہے اور اسے تحسین و تشکر کی نظر سے دیکھا گیاہے۔

پاکستان کے برادرانہ جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے چین نے بھی پاکستان کی جغرافیائی سالمیت اور سیاسی خودمختاری کی حمائت کی اور ایک ذمہ دار ملک ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف قربانیوں کو عالمی ایوانوں میں اُجاگر کیا۔ اس حوالے سے چین کا تنازعۂ کشمیر پر اصولی مؤقف اور پاکستان کی مسلسل حمایت قابلِ تعریف اور زریں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ چین نے پاکستان کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے ہندوستان کے 5 اگست 2019 کے یکطرفہ، غیر قانونی اور استعماری اقدامات کو یکسر مسترد کیا اور مسئلۂ کشمیر کو دوطرفہ معاہدوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے پر زور دیا۔ یہ حمایت صرف بیانات تک ہی محدود نہ رہی بلکہ چین نے آگے بڑھ کر اقوام متحدہ

کی سلامتی کونسل میں پچاس سال کے وقفے کے بعد اس مسئلے پر بحث و مباحثے کا انعقاد کیا اور کشمیر کے مظلوم عوام کے خلاف بھارتی جبرواستبداد کا پردہ چاک کیا۔

کرونا وباءکے تناظر میں دونوں ملکوں کے مابین تعاون نے باہمی اخوت کے جذبات کو ایک نئی جلا بخشی۔جب چین میں کروناوباء عروج پر تھی تو صدرِ پاکستان جناب عارف علوی صاحب نے بیجنگ کا دورہِ یک جہتی کیا۔ اسی طرح جب پاکستان میں کرونا وباء کا پھیلاؤ ہو ا تو چینی حکومت اور عوام الناس نے کثیرتعداد میں عطیات دیے جو ساٹھ سے زیادہ پروازوں کے ذریعے پاکستان پہنچائے گئے۔ دونوں ممالک اب کرونا ویکسین کے حوالے سے تعاون کر رہے ہیں۔ پاکستان دُنیا کا پہلا ملک ہے جسے چین نے کرونا ویکسین کا عطیہ مہیا کیا۔ سفارتخانہء پاکستان نے اپنی تمام ترتوجہ چینی کمپنیوں سے وطنِ عزیز کے لئے مزیدویکسین کے حصول پر مرتکز کر دی ہے تا کہ پاکستان میں اس وباء پر قابو پایا جا سکے۔

گذشتہ چند سالوں میں پاکستان چین تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ دونوں ملکوں کے مابین دوستی مزید مربوط، گہری اور پیوست ہو چکی ہے۔ باہمی تعلقات کا پھیلاؤ سیاسی اور دفاعی تعاون سے آگے بڑھ کر معاشی، تجارتی اور ثقافتی روابط میں صورت پذیر ہو رہا ہے۔ اس بڑھتے ہوئے تعاون کا مرکزی محرک پاک چین معاشی راہداری کی شاندار کامیابی ہے۔ چینی تعاون سے پاکستان نے معاشی راہداری کے بیسیوں منصوبے مکمل کئے ہیں۔ معاشی راہداری کے دوسرے مرحلے کا پھیلاؤصنعت، زراعت اور دیگر عوامی فلاح کے منصوبوں کی طرف کر دیا گیا ہے جس کے خواطرخواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ پاکستان معاشی راہداری کے تمام منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے پر عزم ہے اور پُر امید ہے کہ یہ عظیم منصوبہ بین الاقوامی معاشی تعاون کی ایک نئی اور درخشاں مثال بن کر اُبھرے گا۔

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج کی دنیا عظیم تبدیلیوں سے ہمکنار ہو رہی ہے۔ عالمی سیاست، معیشت اور طرزِ حیات میں ایک ارتعاش کی سی کیفیت نمایاں ہے جو عالمی منظر نامے کی ایک نئے زاویے سے

صورت گری کر رہی ہے۔ چین اپنی بے مثال ترقی کا سفر جاری رکھے ہوئے ہے اور اپنی سیاسی اہمیت، معاشی قوت اور قائدانہ صلاحیت کی وجہ سے اُبھرتے ہوئے عالمی نظام کا مرکزومنبع ہو گا۔ چین کی عظیم ترقی میں پاکستان کے لئے سبق مضمر ہے کہ زندہ دل اقوام کا سفینہء حیات صرف نظم و ضبط، یقین محکم اور دانش و حکمت سے ہی کامیابی کے ساحلِ مراد تک پہنچتا ہے۔

ان بدلتے ہوئے عالمی حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور چین اپنے تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط کریں تا کہ باہمی دوستی اور اخوت کا کارواں نہ صرف امن و سلامتی کے سبزہ زاروں بلکہ آزمائش اور ابتلاء کے ریگزاروں میں بھی شاداں و فرحاں منزلِ مطلوب و مقصود کی جانب رواں دواں رہے۔

دونوں ممالک موجودہ عالمی تبدیلیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور باہمی تعاون کے جذبےکے تحت اپنے باہمی تعلقات کو مزید مضبوط اور گہرا کر رہے ہیں۔ اِس حوالے سے دونوں ممالک کے درمیان عوامی سطح پر روابط سُرعت سے فروغ پذیر ہیں تا کہ پاک چین دوستی کا پیغام اور مقصد قریہ قریہ پھیل جائے۔ اس کاوش میں دونوں ممالک کی نئی نسل ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہےتا کہ پاک چین دوستی کی محبت کی شمع مستقبل میں بھی دونوں ممالک کے عوام کے دلوں کو منّور کرتی رہے۔